Rampur State Gazette.

رامپور اسٹیٹ گزٹ

بحکم اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۲ مطبوعہ روز شنبہ تاریخ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء جلد ۵

احکام جلالت مآب اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	منظوری ٹریننگ عہدۂ نائب تحصیلداری برائے صاحبزادہ محمد احمد خاں بہادر	۲
۲	منظوری موٹر الاؤنس صاحب سکریٹری بجناب ...	″
۳	پنشن منشی حمید الدین خاں پیشکار تحصیل ...	″
۴	رقم کارکردگی سلسلۂ رخصت تحصیلدار صاحب تحصیل ٹانڈہ	۲ و ۳
۵	نامزدگی ممبری میڈیکل بورڈ حکیم رشید حسین خاں صاحب وغیرہ	۳
۶	″ سر رشتہ کونسل بورڈ حکیم ... صاحب ہوم منسٹر بہادر	″
۷	عطائے اختیار نسبت کرایہ مکان دہرائے ملازمان ریاست سلسلۂ ٹریننگ (بجائے ...) صاحب فائنانس منسٹر بہادر	۴
۸	متفرق احکام اجلاس ہمایوں	۳ تا ۵
۹	تجاویز جرح اجلاس ہمایوں	۶ تا ۱۱

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

روبکار

۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

صاحبزادہ محمد احمد خاں بہادر کو صیغہ مال میں نائب تحصیلدار ان ٹریننگ مقرر کیا جاتا ہے بزمانہ ٹریننگ ان کو چالیس روپیہ ماہوار الاؤنس ملے گا۔

صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر بقدر الاؤنس سال حال بجٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے گنجائش نکال کر کارروائی ختمی کریں۔

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ صاحب سکریٹری بہادر تعلیمات کو یکم ستمبر ۱۹۳۵ء سے چالیس روپیہ ماہوار موٹر الاؤنس مقرر کیا جاتا ہے عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر صیغہ جات متعلقہ سے بقدر رقم سال حال گنجائش نکال کر کارروائی ختمی کریں۔

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

حسب عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باستثنائے صدر حکم منظوری مستقل پنشن مبلغ اکیاون روپیہ نو آنہ ماہوار منشی سعید الدین خاں پنشنر تحصیلدار سوار از ۸ اپریل ۱۹۳۵ء بموجب قواعد پنشن حسب تحریر صیغہ فائنانس بدیں صراحت کہ منشی سعید الدین خاں کو جو پنشن عارضی ادا کیجا چکی ہے وہ اس پنشن مستقل سے محسوب ہوگی۔

حکم

بموجب رپورٹ منشی سعید الدین خاں پنشنر تحصیلدار کی مستقل پنشن اکیاون روپیہ نو آنہ ماہوار از ۸ اپریل ۱۹۳۵ء منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

حسب عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باستثنائے صدر حکم منظوری عطائے تنخواہ بحساب پینتیس روپیہ ماہوار بہ سید عبدالحمید ضلعدار نائب ناظر مشاہرہ دار تیس روپیہ سے از یکم نومبر ۱۹۳۵ء

خاتمہ ۱۷ر دسمبر ۳۸ء بزمانہ کارکردگی
بجائے منشی شیخ احمد خاں سربراہکار
بسلسلۂ رخصت تحصیلدار صاحب ٹانڈہ
حسب اتفاق حیثہ فائنانس بروئے دفعہ
(۴۳) قواعد رخصت

حکم

بموجب رپورٹ - سید عبد الحمید ضلعدار کو
از یکم نومبر تا ۲۰ دسمبر ۳۸ء پنتیس روپیہ
تنخواہ دی جانا منظور ہے - سررشتہ صدر سے
احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

روبکار :- ۲ر جنوری ۳۹ء

حکیم منڈی لال صاحب ممبر میڈیکل بورڈ کا انتقال
ہوگیا - حکیم محمد نبی صاحب نے بوجہ ضعیفی استعفا
پیش کیا ہے لہذا باخراج نام ممبران مذکور
حسب ذیل حکیم صاحبان کو بسفارش عالیمرتبت
صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر ممبر میڈیکل
بورڈ مقرر کیا جاتا ہے -
۱ - حکیم محمد ارشد حسین خاں صاحب طبیب یونانی
۲ - حکیم پنڈت بلدیو پرشاد صاحب طبیب [illegible]
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہوں -
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- ۲ر جنوری ۳۹ء

عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر کو بجائے
مسٹر محمود خاں صاحب سابق انسپکٹر جنرل پولیس
ممبر سروس سیلکشن بورڈ مقرر کیا جاتا ہے - سررشتہ
صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- ۲ر جنوری ۳۹ء

بسلسلۂ ٹریننگ ملازمان ریاست تعین درجات
شرح کرایہ مکان کی منظوری اجلاس ہاؤس کی ہوچکی ہے
اس سلسلہ میں عالیمرتبت صاحب فائنانس منسٹر بہادر
کو منظوری کرایہ مکان کا اختیار دیا جاتا ہے -
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں -
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- ۲ر جنوری ۳۹ء

ملاحظہ عرضداشت صاحب ڈائرکٹر بہادر
زراعت باستدعائے صدور حکم منظوری توسیع
مزید یکسال مدت ملازمت مسمی نتھو سنگھ
(باشندہ ضلع غیر) فیلڈمین محکمہ زراعت
مشاہرہ دار تیس روپیہ بوجہ ختم مدت ملازمت
غیر مستقل بتاریخ ۱۱ر جنوری ۳۹ء دیگر بزراعتی

حکم

بموجب رپورٹ نتھو سنگھ فیلڈمین محکمہ زراعت
کی مدت ملازمت میں مزید یکسال کی توسیع منظور ہے
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۱—

۵ رجنوری ۱۹۳۹ء

بتقریب سالگرہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ حشمت علی ولد حسن علی قوم ترک ساکن موضع پیپلیا جسّہ تھانہ بلاسپور مجرم دفعہ ۳۰۲ کو بمعافی بقیہ قید جیل سے رہا کیا جانا منظور کیا جاتا ہے کل ۷ رجنوری کو حسب قاعدہ رہا کیا جائے

حکم ہوا کہ

روبکار برائے تعمیل عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسلہ - ایک نقل اجلاس سے برائے اندراج گزٹ مطبع کو بھیجی جائے

شرح دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۱—

۵ رجنوری ۱۹۳۹ء

مرزیہ عرضداشت صاحب اسسٹنٹ منسٹری سکریٹری بہادر باستدعائے صدور حکم نسبت عطائے میڈیکل رخصت ہر دو ہفتہ لفٹننٹ صاحبزادہ اکرام رضا خاں بہادر اے ڈی سی بموجب سارٹیفکٹ عالیمرتبت صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر

حکم

لفٹننٹ صاحبزادہ اکرام رضا خاں بہادر کی رخصت دو ہفتہ بوجہ علالت منظور کیجاتی ہے سررشتہ صدور سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۲—

۵ رجنوری ۱۹۳۹ء

مرزیہ عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باستدعائے صدور حکم منظوری رخصت چہار ماہ سید ابرار احمد محرر مال حضور تحصیل از ۱۰ رجنوری ۱۹۳۹ء برائے حج بیت اللہ و تنخواہ پیشگی چار ماہ حسب استحقاق مصدرہ سیف فائنانس بر طبق دفعہ ۲۶ قانون رخصت

حکم

بموجب رپورٹ - سید ابرار احمد محرر مال حضور تحصیل کی رخصت چہار ماہ برائے حج منظور ہے - چار ماہ کی تنخواہ بطور پیشگی دیئے جانے کے متعلق علیحدہ حکم جاری ہوا - سررشتہ صدور سے احکام ضابطہ جاری ہوں -

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۳—

۵ رجنوری ۱۹۳۹ء

مرزیہ عرضداشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر باستدعائے صدور حکم منظوری عطائے الاؤنس میں روپیہ ماہوار بصورت خاص بہ بابو گنگا سہائے جنرل کلرک ریونیو آفس من ابتدائے اگست ۱۹۳۸ء لغایت دسمبر ۱۹۳۸ء از رقم منظور شدہ بسلسلۂ تیاری تو ڈمین اسسٹنٹ آر سی -

حکم

بموجب رپورٹ - بابو گنگا سہائے جنرل کلرک

ریونیو آفس کو سلسلۂ تیاری قوانین اسٹیٹ
آرمی بصورت خاص بیس روپیہ ماہوار
الاؤنس از اگست تا دسمبر ۱۹۳۸ء دیا جانا
منظور ہے سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہوں

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۸ جنوری ۱۹۳۹ء

مزید گذارشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر
بہادر بابت علت صدور حکم نسبت
منظوری تقرر منشی سید ہاشم حسین کیڈیٹ
نائب تحصیلدار بعہدۂ نائب تحصیلداری
بمشاہرہ ابتدائی ساٹھ روپیہ امتحاناً
برائے یکسال ، تعیناتی نائب تحصیلدار
مذکور بطور شوگر کین انسپکٹر از یکم دسمبر ۱۹۳۸ء
تا اختتام سیزن فیکٹریاں۔

حکم

بموجب رپورٹ منشی ہاشم حسین کیڈیٹ نائب
تحصیلدار کو بہ تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہوار امتحاناً
برائے یکسال نائب تحصیلدار مقرر کیا جانا
منظور ہے۔ اور یکم دسمبر ۱۹۳۸ء سے بطور شوگر کین
انسپکٹر تعینات کئے جانے کی اجازت
دی جاتی ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام
ضابطہ جاری ہوں
دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم

۸ جنوری ۱۹۳۹ء

مزید گذارشت صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر
بہادر بابت علت صدور حکم منظوری تقرر
سعادت علیخاں کیڈیٹ سررشتہ اہلکار بجائے
عاشق علی خاں سررشتہ اہلکار
تحصیل شاہ آباد برخاست شدہ بہ تنخواہ
ابتدائی گریڈ پچیس روپیہ ماہانہ بوجہ
صراحت کہ کاشتکار پرشت و تحصیلدار سے
عاشق علیخاں کی معطلی کے زمانہ میں
عارضی طور پر سررشتہ اہلکاری کا کام
لینا شروع کر دیا گیا تھا انہوں نے سررشتہ اہلکاری
کا کام اچھا انجام نہیں دیا اور وصول
حلقہ کا خراب رہا ہے لہذا درخواست منظوری
تقرر سعادت علیخاں مذکور (وہ تحصیلداری
پر واپس ہو جائے گا۔

حکم

بموجب رپورٹ سعادت علیخاں کیڈیٹ سررشتہ اہلکار
کو بجائے عاشق علی خاں سررشتہ اہلکار برخاست
شدہ پچیس روپیہ ماہوار پر مقرر کیا جانا منظور ہے
کاشتکار پرشتہ تحصیلداری پر واپس ہو۔
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہوں۔
دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجاویز اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز ۳ — ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء

مرزا رشید احسین بیگ مدعی سائل معہ مولوی ناصر الدین وکیل

بنام

ناجی بیگم وغیرہ مدعا علیہا فریق ثانیان معہ مولوی
رام عالم ایڈوکیٹ و مولوی فتیح الدین وکیل۔

دادرسی بابت علیحدگی دیوار و انشاع چھتی وغیرہ

[illegible]ی دادرسی کے مختصر واقعات یہ ہیں کہ مرزا رشید احسین
[illegible]یل مدعی نے مدعا علیہا کے خلاف اس بیان سے
[illegible]ی دائر کیا کہ وہ جس مکان میں رہائش رکھتے ہیں
[illegible]ی دیگر اشخاص اس کے مالک ہیں مدعا علیہانے
[illegible]ن ملحقہ کو بذریعہ بیعنامہ اقراری سید محمد وغیرہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۲ء
[illegible]یا ہے۔ اس مکان کی مدعا علیہانے جنوری ۱۹۳۳ء
[illegible] جدید تعمیر کی اور خلاف استحقاق باوجود ممانعت
[illegible]ے دروازہ جدید مقام (ث) پر کھول لیا اور
[illegible]س کے ذریعہ سے آراضی [illegible] پر آمد و رفت
[illegible]ع کردی حالانکہ سابق میں مقام (ث) پر ایک
[illegible]ی کی آمد و رفت مابین مکانات [illegible] تھی جو
[illegible]ت عرصہ قلیل تک کام میں آتی رہی اب عرصہ
[illegible]ی سال سے وہ بند تھی اور اس کے ذریعہ سے
[illegible] قسم کی آمد و رفت نہ تھی۔ مقام [illegible] پر ایک دو
[illegible]ی کھپریل پڑی ہوئی تھی جس کے ایک طرف کا پانی
[illegible]انب جنوب مکان مدعا علیہا پر گرتا تھا مدعا علیہا
[illegible] دیوار [illegible] کو دیوار سے [illegible] تقریباً
۳ فٹ بلند کر لیا اور پھر جنوبی کھپریل ۷ فٹ عرض
جنوباً شمالاً گیارہ فٹ (۱۱) انچ طویل شرقاً غرباً
کو قطع کر کے اپنے تصرف میں لے آئے جس سے
مقام [illegible] میں پانی بھرنے لگا اور دروازہ (ص)
کے اوپر کا حصہ منہدم ہو گیا۔ اس مکان کی دیوار
شمالی کو بلند کر کے اس پر چھتی ایک فٹ چار انچ
جنوباً شمالاً ڈالی ہے اور اس کا پانی آراضی مدعی پر
گرایا ہے۔

مدعا علیہانے تمام عذرات مدعی کے تردید کرتے
ہوئے ظاہر کیا کہ مدعی نے دیگر شرکا کو شریک
دعوی نہیں کیا ہے۔ حالانکہ وہ حیات ہیں اپنے حقوق
ملکیت کی تائید میں مدعا علیہ نے بیعنامجات اقراری
جہانگیر بیگ موسومہ فضہ بیگم بنت مرزا فضل علی
بیگ زوجہ مرزا عابد علی بیگ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۵ء
و بیعنامہ اقراری فضہ بیگم موسومہ سید محمد مورخہ
۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء اور بیعنامہ اقراری سید محمود
مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۲ء موسومہ مدعا علیہا پیش کئے
عدالت ابتدائی نے عذر عدم اشتمال فریق
ضروری کو بحق مدعی تجویز کیا۔ اور مدعی کا دعوی
نسبت دادرسی ہائے (الف، ب) نامسموع
قرار دیا اور بجز دادرسی [illegible] (ج) منظور کیا اس ڈگری
کے خلاف دونوں فریق نے ہائیکورٹ میں اپیل
دائر کیا عدالت اپیل اول نے [illegible] کی دادرسی

(ب) و (ج) کلیتہً اور دادرسی (الف) اس حد تک منظور کی کہ مدعا علیہا دروازہ (ف) (ص) ما آراضی نمبر ۲ سے ہو کر آراضی نمبر ۵۵۱ پر نہ گذر سکے گی اور کوٹھری نمبر ۵ و آراضی نمبر ۲ کو ملکیت مدعی قرار دیا مگر کوٹھری نمبر ۵ موسومہ بر دروازہ کہر پل پوش سے حق مرور عطا کیا۔ اس تجویز و ڈگری کے خلاف مدعا علیہا اپیلانٹان نے اپیل دوم دائر کیا اور مدعی نے کراس آبجکشن داخل کیا بنچ ہائیکورٹ نے کراس آبجکشن خارج اور اپیل اپیلانٹ نامنظور کرتے ہوئے تجویز عدالت اپیل اول سے اتفاق کیا۔

بنا راضی تجویز بنچ ہائیکورٹ منجانب مدعی دادرسی پیش ہوئی اور مدعا علیہا نے کراس آبجکشن بصورت دادرسی دائر کیا بحث سماعت ہوئی۔ منجانب وکیل مدعی سائل یہ عذر کیا گیا ہے کہ مدعا علیہا کی دادرسی بیرون میعاد ہے اس کے جواب میں فاضل ایڈوکیٹ مدعا علیہا نے ہماری توجہ قاعدہ ۲۲ آرڈر ۴۱ ضابطہ دیوانی کی جانب مبذول کرائی کہ اس قاعدہ کے بموجب فریق ثانی کو تاریخ نوٹس سے تیس یوم کے اندر سوال جرح داخل کرنے کا حق حاصل ہے اور کاغذ الف (۱۰) سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہا پر نوٹس کی تعمیل زائد از ۲۳ و ۲۴ نومبر تک ہوئی ہوگی۔ اور دادرسی ۲۲ دسمبر کو دائر ہوئی ہے جو اندرون میعاد ہے ہمکو فاضل ایڈوکیٹ مدعا علیہا کی اس بحث سے اتفاق ہے کہ یہ دادرسی بصورت سوال جرح اندر میعاد ہے علاوہ ازیں از روئے عدل و انصاف مدعا علیہا کو دفعہ (۵) قانون میعاد کا بھی فائدہ دیا جا سکتا ہے اور دادرسی مدعا علیہا قابل سماعت قرار دی جاتی ہے لہٰذا واقعات مقدمہ و دونوں دادرسیوں کی تجویز یکجائی صادر کی جاتی ہے اس مقدمہ میں جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے مدعی کی تین دادرسیاں ہیں۔ اول دادرسی کا نمبر بحکم امتناعی آمد و رفت از دروازہ مقام (ف) ہے اس دادرسی کے متعلق جو رائے ماتحت کی متفقہ تجویز ہے کہ یہ دروازہ قدیم ہے اور مدعا علیہا کو حق آمد و رفت حاصل ہے صرف عدالت اپیل اول نے راستہ کا رخ بجائے آراضی نمبر ۵۵۱ کے آراضی نمبر ۲ کی طرف تبدیل کر دیا ہے ہماری رائے میں نقشہ موقعہ اور دستاویزات پیش کردہ مدعا علیہا سے بخوبی ثابت ہے کہ کوٹھری نمبر ۵ جس میں دروازہ ف و ص ہے مدعا علیہا کی ملک ہیں اور ان دروازوں سے گذر کر آراضی نمبر ۵۵۱ میں حق آمد و رفت حاصل ہے۔ ہماری اس رائے کی تائید نقشہ موقعہ سے بھی ہوتی ہے کیونکہ آ... کلاں بمقام (الف) ایسی جگہ پر ہے کہ ادھر جانے کے لئے آراضی نمبر ۵۵۱ پر گذرنا لازمی وکیل مدعی سائل نے بھی یہ تسلیم کیا کہ دروازہ بمقام (ف) قدیم ہے لیکن اس دروازہ سے مدعا علیہا نے آمد و رفت ثابت نہیں کی ہے

نزدیک یہ بحث اسلئے درست نہیں ہے کہ دروازہ کا ہونا ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ آمد و رفت کے لئے ہی تھا اور نقشہ موقع سے اس مکان کا کوئی دوسرا دروازہ ظاہر نہیں ہوتا ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم مکان مدعی کا دروازہ مقام الف ، قرار نہ دیں ۔ اور ان کو آراضی متدعویہ پر گذرنے سے ممنوع قرار دیں ۔

دوسری دادرسی مدعی کی یہ ہے کہ دیوار جو بلند کرلی گئی ہے ۔ منہدم کرادی جائے کیونکہ کوٹھری مدعی کا پانی مکان مدعاعلیہا میں گرتا تھا اور اب دیوار کے بلند ہوجانے کی وجہ سے کوٹھری مدعی میں جمع ہوتا ہے فاضل ایڈوکیٹ مدعاعلیہا کی بحث ہے کہ یہ دیوار مسلمہ طور پر مدعاعلیہا کی ہے اور مدعی کو اس دیوار کے اونچا کرنے سے باز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے ہمارے نزدیک جبکہ کوٹھری مدعی بموجب استعداد بیان داخلہ مدعاعلیہا جزو مکان مدعاعلیہا ہے تو ایسی صورت میں مدعی کو اس پانی کی نسبت جو مدعاعلیہا کی ملکیت میں گرتا ہے کسی اعتراض کا موقع نہیں ہے اور مدعاعلیہا کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی دیوار بلند کرسکیں

تیسری دادرسی انقطاع پرچھتی سے متعلق ہے جس کو بیان کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہا نے جدید قایم کی ہے اس پرچھتی کے متعلق عدالت اپیل اول نے ایک یہ ریمارک کیا ہے کہ جس دیوار پر یہ پرچھتی ہے وہ بہ نسبت سابق کے ایک ردہ اونچی کرلی گئی ہے اور یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ سابق میں پرچھتی تھی مگر دیوار کے اونچا ہونے سے پانی گرنے کے بارے میں اضافہ ہوجاتا ہے یہ طے کیا کہ مدعاعلیہا کو اس بارے کے اضافہ کا حق نہیں ہے ہمکو عدالت اپیل اول کی اس رائے سے اتفاق نہیں ہے کہ دیوار پر جس قدر پانی گرتا ہے اوسکے اونچا ہونے سے پانی گرنے کے بارے میں اضافہ ہوجائے گا ۔ دیوار بلند و پست ہونے سے مقدار پانی میں فرق نہیں ہوتا عدالت اپیل اول کی اس تجویز سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قطعی طور پر اس نتیجہ پر نہیں پہونچی کہ پرچھتی جدید ہے یا قدیم اور جو انقطاع پرچھتی کی دادرسی میں آخرالذکر وجہ ہی شامل کی ہے عدالت اپیل اول کی تجویز میں جو اقتباسات متعلق شہادت مدعاعلیہا پرچھتی کی نسبت تحریر ہیں اون کے دیکھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرچھتی قدیم ہے ۔ ہماری رائے میں پرچھتی قابل انقطاع نہیں ہے ۔ بوجہ بالا دعوے مدعی کلیتہً لائق اخراج ہے ۔

حکم ہوا کہ

تجاویز عدالت ہائے ماتحت منسوخ ہوں اور دعوی مدعی کلیتہً ڈسمس ہو ۔ و اپیل مدعاعلیہا منظور ہو ۔ خرچہ اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت مدعی سائل مدعاعلیہا کو ادا کریگا

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز۔ ۱۳ر دسمبر سنہ۳۵ء

اشفاق حسین خاں عرف جن خاں سائل
مع مولوی فقیہ الدین وکیل
بنام
ٹنڈن برادرس کلاتھ مرچنٹ بازار گنج مرادآباد
مع بابو رام دیے شیام وکیل

دادرسی بنا راضی تجویز عدالت العالیہ ہائیکورٹ شہر ڈگری دعوی تعدادی ۵ ایالیچہ ر

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ ٹنڈن برادرس کلاتھ مرچنٹ مرادآباد نے ایک دعویٰ اشفاق حسین خاں عرف جن خاں کے نام بابت دہانیدہ مبلغ [illegible] زر اصل و سود و قیمت خریدہ پارچہ من ابتدائے ۲ر جون سنہ۱۹۳۵ء غایتہ ۲۵ر جولائی سنہ۳۵ء و بعدہ ۲۶ر نومبر سنہ۱۹۳۵ء غایتہ ۱۹ر اپریل سنہ۳۶ء عدالت سول جج میں دائر کیا دعوے کیساتھ نقل بیکھا جن خاں مدعا علیہ اور نقل روکڑ بہی بابت سالہائے مذکورہ مع ترجمہ داخل کئے ہیں۔ مدعا علیہ نے مدعی کے دعوی سے انکار کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ اوس نے مدعی کی دکان سے کپڑا نہیں خریدا حقیقت دعوی یہ ہے کہ بعض اشخاص جو مدعا علیہ سے دیرینہ کاوش رکھتے ہیں اور مدعا علیہ کے مکان کو خریدنا چاہتے ہیں انہوں نے فرضی اندراجات بہی کھاتہ میں کراکر موجودہ دعوے مدعا علیہ پر کرایا ہے عدالت سول جج سے بعد تنقیحات و قلمبندی شہادت فریقین دعوی مدعی ڈسمس کیا گیا۔ بر بنائے اپیل عدالت اپیل اول نے تجویز عدالت سول جج کو بحال رکھتے ہوئے اپیل نامنظور کیا۔ بنا راضی تجویز عدالت اپیل اول مدعی نے بنچ ہائیکورٹ میں اپیل دوئم دائر کیا۔ عدالت بنچ نے بہی کھاتہ اور دیگر شہادت مدعی کو صحیح باور کرتے ہوئے تجاویز عدالت ہائے ماتحت کو منسوخ کرکے دعوی مدعی ڈگری کیا۔

بنا راضی تجویز بنچ ہائیکورٹ منجانب جن خاں مدعا علیہ ہمارے اجلاس میں دادرسی پیش ہوئی۔ بحث وکلا فریقین سماعت کیگئی۔

عدالت ہائے ماتحت کی تجاویز دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل اول نے اندراج بہی کھاتہ کو فرضی یا جعلی قرار نہیں دیا بلکہ محض اس بنا پر بے اثر قرار دیا کہ اوس کے ساتھ مدعی نے روزنامچہ پیش نہیں کیا اور اسی تجویز میں عدالتین نظیر ہائیکورٹ مصدرہ ۱۶ر اکتوبر سنہ۱۹۳۲ء سے متاثر ہوئی ہیں جس میں طے کیا گیا تھا کہ بہی کھاتہ کیساتھ روزنامچہ کا ہونا بھی ضروری ہے لیکن عدالتین نے اجلاس کامل ہائیکورٹ کی نظیر مصدرہ ۲۵ر ستمبر سنہ۳۳ء پر توجہ نہیں کی جس نے نظیر ۱۶ر اکتوبر کو کافی طور پر منسوخ کر دیا ہے اور یہ طے کیا کہ خواہ کوئی فریق اپنے ثبوت میں ایک کاغذ حسابی یا کھاتہ پیش کرے یا متعدد لیکن اوس شہادت کی وقعت اور تنقید اوسی طور پر کیجائے گی جس طور پر معمولاً ہر مقدمہ میں بلحاظ حالات مقدمہ ہر شہادت کی کیجاتی ہے۔ ہمکو عدالت اپیل دوئم کی رائے سے اتفاق ہے کہ بہی کھاتہ کیساتھ روزنامچہ داخل نہونے سے بہی کھاتہ مدعی پایہ اعتبار سے نہیں گرتا۔

وکیل سائل نے قانون شہادت دفعہ (۱۴ (۱) حرف (ز) کی جانب اس سلسلہ میں ہماری توجہ مبذول کرائی کہ مدعی نے اس گواہ کو پیش نہیں کیا جس نے مدعی اور مدعا علیہ کا تعارف کرایا تھا اوس کا پیش کرنا مدعی کے لئے لازمی تھا اس لئے بموجب قانون مذکور اس گواہ کے نہ پیش ہونے سے یہ قیاس کیا جائے گا کہ اگر وہ پیش ہوتا تو مدعی کے خلاف بیان دیتا ہمکو فاضل وکیل سائل کی اس بحث سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ جبکہ بہی کھاتہ اصلی ہے اور اس کی تائید مالک فرم نے کی ہے تو ایسی صورت میں اوس شخص کا بیان جس نے تعارف کرایا تھا غیر ضروری ہے اور اوس کا بیان نہ ہونے سے دعویٰ میں کوئی سقم پیدا نہیں ہوتا اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ تحت دفعہ مذکور اوس کے بیان کی نسبت یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ خلاف مدعی ہوتا تو بھی بہی کھاتہ اصلی ہوتے ہوئے اصل دعوے میں کوئی سقم نہیں آتا۔

دوسرا اعتراض وکیل سائل نے یہ کیا ہے کہ بموجب دفعہ ۱۳۴ - الف قانون شہادت ریاست رامپور ایک گواہ کی تائید میں دوسری شہادت بھی ضروری ہے اور اس مقدمہ میں طلب سرن کی کوئی تائید کی شہادت نہیں ہے ہم کو اس بحث سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ بہی کھاتہ اصلی دستاویزی شہادت ہے اور اوس کی تائید طلب سرن کی شہادت سے ہے جس نے خود ہی کھاتہ لکھا ہے اور اوسکو ثابت کیا ہے

تیسرا اعتراض فاضل وکیل سائل کا یہ ہے کہ بہی کھاتہ میں سود کی رقم درج نہیں ہے اور اس لحاظ سے یہ رقم دعویٰ مدعی میں لائق اخراج ہے اس حد تک ہم کو فاضل وکیل کی رائے سے اتفاق ہے کیونکہ سود قانوناً [illegible] دیا جا سکتا ہے بہی کھاتہ میں سود کا کوئی اندراج نہیں ہے وکیل فریق ثانی بھی اسکا کوئی جواب نہ دے سکے اور آخر میں انہوں نے سود کی رقم ہٹا دئے جانے پر آمادگی ظاہر کی ہماری رائے میں رقم سود کے پانے کا مدعی مستحق نہیں ہے ہم کو عدالت اپیل دوئم کی تجویز سے اتفاق ہے

اس سلسلہ میں ہم ہائیکورٹ کی تجویز پر یہ ریمارک دینا بھی مناسب خیال کرتے ہیں کہ اگرچہ نتیجہ میں ہم اپیل دوئم کی تجویز سے متفق ہیں لیکن اوسکے طریقۂ استدلال سے متفق نہیں ہائیکورٹ نے اپنی تجویز میں مبہم الفاظ استعمال کئے ہیں قطعی رائے ظاہر نہیں کی۔ ہر عدالت کا یہ فرض ہے کہ ایک مستحکم رائے قائم کرکے نہایت صاف اور واضح تجویز صادر کرے۔ ہائیکورٹ نے اپنی تجویز میں یہ مبہم الفاظ درج کئے ہیں کہ "ہم اپیل دوئم کے موقع پر ہر دو عدالتین کی متفقہ رائے میں مداخلت نہ کرتے مگر اس مقدمہ میں مداخلت کی گنجائش ہے ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عدالت اپیل دوئم عدالت ہائے ماتحت کی تجویز کو واقعاتی [illegible]

کرتی ہے اور اس بنا پر اسمیں مداخلت کرنے
پس و پیش کرتی ہے حالانکہ بہی کماتہ کی صحت کا
سوال ہر دو واقعاتی ہے اور اسی لئے عدالتہائے
ماتحت متفق ہیں کہ وہ جعلی یا فرضی نہیں ہے اب
صرف قانونی پہلو سے نظیرہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۳۸ء کی روشنی
میں بہی کماتہ بے اثر قرار دیا گیا ہے جو قانونی
مسئلہ ہے نہ کہ واقعاتی ہائیکورٹ کو اپنی تجویز
میں صاف طور پر لکھنا چاہیے تھا کہ یہ مسئلہ قانونی
ہے اور اس بنا پر مداخلت کیجا سکتی ہے۔ بابو رادھے شیام
وکیل فریق ثانی تاخیر سے حاضر اجلاس ہوئے
اور بوقت پیشی اجلاس میں مسل اور کاغذات متعلقہ
ساتھ نہیں لائے جس کے لئے انہوں نے اجلاس
چھوڑ کر جانے کی اجازت چاہی اس طرز عمل سے
عدالت کا فضول وقت ضائع ہوتا ہے ہم اسکو نہایت
ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں بابو رادھے
شیام وکیل کو آئندہ کے لئے متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ
آئندہ اس قسم کی حرکات سے محترز رہیں۔

حکم ہوا کہ

دادرسی ہذا اس حد تک منظور ہو کہ مدعا علیہ سائل
رقم سود ادا نہیں کرے گا۔ تجویز عدالت اپیل
دربارہ نسبت اصل رقم بحال رہے خرچہ اجلاس
ہذا و جملہ عدالت ہائے ماتحت بلحاظ کامیابی و ناکامیابی
فریقین غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔

دستخط اعلیحضرت بندگانحضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم